نمبر ۱۴ | مورخہ ۲ اگست ۱۹۳۲ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۸ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ | جلد ۲۰

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے ٭

برادر غلام محمد صاحب افغان مہاجر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابی تھے۔ کئی ماہ بعارضہ اسہال بیمار رہنے کے بعد ۲۸۔ جولائی کو پچاس سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں ٭

۳۰۔ جولائی کو بھی بہت زور کی بارش ہوئی ہے جس سے قادیان کی آبادی کے اردگرد کی ڈھاب خوب بھر گئی ہے ٭

سکھوں کے موجودہ رویہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح کا بیان

مسلمان کسی طبقہ کی کسی دھمکی سے مرعوب ہونے کے لئے تیار نہیں

ڈلہوزی ۲۹۔ جولائی۔ جناب ناظر صاحب امور خارجہ مطلع کرتے ہیں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈلہوزی سے حسب ذیل بیان اخبارات کو بغرض اشاعت ارسال فرمایا ہے :-

میں آل پارٹیز سکھ کانفرنس کی قرارداد کے لب و لہجہ پر سخت حیران ہوں۔ میں نے سکھوں اور مسلمانوں کے اتحاد کی ہمیشہ تلقین کی ہے لیکن میں نہیں سمجھتا۔ کہ حالات موجودہ کوئی مسلمان بھی سکھوں کے چیلنج کو قبول کرنے سے انکار کریگا۔ میں سکھ رہنماؤں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنی پوزیشن پر اچھی طرح سے غور کر لیں۔ میرا خیال ہے۔ کہ مرکز میں مسلمانوں کی پوزیشن پنجاب میں سکھوں اور ہندوؤں کے مقابلہ میں بدرجہا بدتر ہے۔ انہیں اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ دھمکیوں سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ اس قسم کی دھمکیاں ہر پارٹی کی طرف سے بآسانی دی جا سکتی ہیں ٭

میں اس موقعہ پر یہ مشورہ دیتا ہوں کہ ایک پنجاب مسلم کانفرنس منعقد کی جائے۔ جس میں تمام اضلاع اور تمام طبقات کے سیاسی و مذہبی نمائندے شامل ہوں۔ اور پھر موجودہ حالات پر غور کرنے کے بعد اپنے آخری اور قطعی فیصلے کو حکومت تک پہنچا دیا جائے۔ تاکہ اسلامی مطالبات ہماری خاموشی کے باعث حکومت کے تغافل کی نذر نہ ہو جائیں۔ دنیا کو یہ معلوم ہو جانا چاہیئے کہ مسلمان کسی طبقہ کی کسی دھمکی سے مرعوب ہونے کے لئے ہرگز ہرگز تیار نہیں ٭

اخبارِ احمدیہ

جماعت احمدیہ جالندھر شہر کا سالانہ جلسہ

جلسہ ۲۳، ۲۴، جولائی کو ہوا۔ پہلے دن بارش کی وجہ سے نہایت مختصر کارروائی ہوئی۔ دوسرے دن مقررہ تقاریر کے علاوہ میاں عطاء اللہ صاحب وکیل نواں شہر اور ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم گجراتی کی تقریریں بھی ہوئیں۔

ہمارے جلسہ کو ناکام بنانے کی غرض سے ایک مقامی انجمن اشاعت اسلام نے انہی دنوں میں اپنے جلسے شروع کر دیئے۔ اور مولوی ظفر علی وغیرہ مولویوں کو بلا کر ہمارے خلاف تقریریں کرائیں۔ اور اپنے جلسوں میں یہ اعلان کرتے رہے۔ کہ احمدیوں کے جلسہ میں کوئی آدمی شریک نہ ہو۔ لیکن پھر بھی خدا کے فضل سے غیر احمدی صاحبان کافی تعداد میں شامل ہوئے۔

ان کے ایک بھرے جلسہ میں ہم نے وقت مانگا۔ بڑی لیت و لعل کے بعد لوگوں کے خوف سے جب ہمیں وقت دیا گیا۔ تو ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم نے صرف دو ہی تین سوالات کئے ہونگے کہ مولوی ظفر علی فوراً اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور کہنے لگے۔ کہ ابھی میری تقریر ختم نہیں ہوئی۔ حالانکہ ڈیڑھ گھنٹہ سے خاموش وہ دوسرے مولویوں کے لیکچر سُن رہے تھے۔ اس واقعہ کا لوگوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔

شہر کے کئی ایک نوجوان ہمارے مبلغین سے ملاقات کرنے کے لئے مکان پر تشریف لائے۔ انہیں تبلیغ کی گئی۔ اور اچھا اثر لے کر گئے۔ تمام شہر میں احمدیت کا چرچا ہو رہا ہے۔

ہم تمام احمدی دوستوں کا اور خصوصاً حاجی غلام احمد صاحب کریام کا جو دو دن بکسر گرمی انتظام کرتے رہے۔ شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ڈاکٹر عبید اللہ صاحب۔ میاں عطاء اللہ صاحب وکیل نواں شہر اور ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم گجراتی کے بھی از حد ممنون ہیں کہ انہوں نے ہمارے جلسہ میں شرکت فرمائی۔ اور مفید تقاریر سے لوگوں کو مستفیض فرمایا۔ بابو فضل الدین صاحب حمزی اوورسیر جالندھر چھاؤنی نے نہ صرف ہمیں غیر معمولی مالی مدد دی۔ بلکہ تمام جلسہ گاہ کا انتظام بھی انہوں نے کیا۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ ڈاکٹر محمد ابراہیم احمدی جالندھر

ڈھاکہ کے ایک معزز خاندان میں احمدیت

مولوی ظل الرحمٰن صاحب مبلغ بنگال کی سعی و کوشش سے ڈھاکہ کے ایک معزز خاندان کے فرد جن کا نام شاہ عبدالباری ہے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں آپ کی اہلیہ صاحبہ داخلِ سلسلہ ہو چکی ہیں۔ اور آپ کے والد صاحب جو خانقاہ گورے شہید کے سجادہ نشین ہیں سلسلہ کے معاملات میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ شاہ عبدالباری صاحب ایک سنجیدہ طبیعت رکھنے والے نوجوان ہیں۔ اور سکرٹری تبلیغ کے فرائض بھی سرانجام دے رہے ہیں۔ خدا کرے۔ کہ انہیں اور بھی جوش سے کام کرنے کی توفیق عطا ہو۔ آمین۔ خاکسار محمد عبد السبحان پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈھاکہ

مُبارک

امسال پیر خلیل احمد صاحب نے منشی فاضل کا۔ اور ان کے چھوٹے بھائی پیر محمد عبد اللہ صاحب نے ادیب عالم اور منشی کا امتحان دیا۔ جس میں وہ کامیاب ہو گئے ہیں۔ میں دونوں عزیزوں کی کامیابی پر برادر مکرم حضرت پیر افتخار احمد صاحب کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتی ہوئی دست بدعا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کامیابیوں کو عزیزوں کی مزید کامرانیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ اور وہ دین وملت کے بہترین خادم ثابت ہوں۔ والدہ عبد السلام عمر بنت حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ قادیان۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرا بہت سا مالی نقصان ہو گیا ہے ایک غیر احمدی نے علاقہ یو۔پی میں مبلغ ۲۰۳۶۔ روپیہ جو کہ میں نے اس کے پاس امانت رکھا ہوا تھا۔ اور پیشتر بھی اُس کے پاس رکھا کرتا تھا۔ دبا لیا ہے۔ مقدمہ چل رہا ہے۔ کامیابی کے لئے دُعا کی جائے۔ خاکسار محمد خاں ساکن کمیر پورہ۔

۲۔ ہمارے مخلص بھائی مولوی عبد السبحان صاحب انسپکٹر پولیس ڈھاکہ تپ شدید میں مبتلا ہیں۔ اور چند مشکلات بھی درپیش ہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ ان کے رفع مرض۔ اور مشکلات کے حل کے لئے خاص طور پر دُعا فرمائیں۔ خاکسار۔ ابوطاہر محمد احمد از کلکتہ۔

۳۔ احباب میرے خاندان کے واسطے دُعا فرمائیں۔ کہ مولا کریم احمدیت کی نعمت میرے برادران کو بھی نصیب کرے۔ خاکسار بشیر احمد ولد قطب الدین مستری بھیانی۔

۴۔ میرا لڑکا عطاء الرحمٰن ٹائیفائیڈ۔ اور ڈبل نمونیا میں مبتلا ہے۔ دعا فرمائیں اللہ کریم صحت عطا فرمائے۔ مسعود الرحمٰن ریلوے گھڑی ساز راولپنڈی

۵۔ میری دُوسری بیوی مختلف قسم کے امراض میں مبتلا ہے۔ اور کمزوری بڑھ رہی ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ مولا کریم جلد شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ خاکسار سید حسام الدین احمدی جمشید پور

۶۔ میری بڑی لڑکی بعارضہ بخار عرصہ چار، پانچ ماہ سے بیمار ہے۔ دوست دردِ دل سے صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد ظہور الدین احمدی آگرہ۔

۷۔ میرے بھتیجے عزیز عبد القیوم خاں کی کامل شفایابی کے لئے خصوصیت سے دعا کی جائے عزیز موصوف کو ایک ماہ سے پھر بیماری عود کر آئی ہے۔ اور کمزور ہو گیا ہے۔ خاکسار محمد عبد الرشید تاجر وپریزیڈنٹ انجمن احمدیہ بٹالہ

تلاش گمشدہ

میرا لڑکا محمود۔ عمر دس سال چیچک رُو [illegible]

کشمیری پنڈتوں کی فساد انگیزی

آج سے تقریباً آٹھ سال پہلے اسلام آباد کے چشمے پر وہاں کے پنڈتوں نے فساد برپا کیا تھا۔ اور کوشش کی تھی کہ مسلمانوں کے پانصد سالہ حقوق چھین لئے جائیں۔ انہیں وضو کرنے سے روک دیا جائے۔ مسجد میں نماز پڑھنے سے باز رکھا جائے۔ مدت تک یہ معاملہ چلتا رہا۔ آخر حکومت نے دو چشموں میں سے ایک کو ہندوؤں کے سپرد کر دیا۔ اور ایک مسلمانوں کے پاس رہنے دیا گیا۔ اس چشمہ کے پاس دارا شکوہ کی مسجد ہے۔ اور اس کے کنارہ پر ایک چبوترہ ہے جسے مسلمان بطور مسجد استعمال میں لاتے ہیں۔ چند دنوں سے ہندوؤں نے اس چشمہ اور مسجد کی بنا پر فساد کرنے کی کوشش شروع کر رکھی ہے۔ ہندوؤں کی خواہش یہ ہے۔ کہ وہ ایک نیا فرقہ وارانہ فساد کر کے مسلمانوں کو اس میں مبتلا کر دیں۔ اور اسلامی حقوق پر بدستور قبضہ جمائے رکھیں۔ نئی مفسدانہ کوشش یہ ہے۔ کہ مسجد کی دیوار کے ساتھ شولنگ کی پوجا کی جا رہی ہے اور جو راستہ مسجد اور چشمہ تک مسلمانوں کے آنے کا ہے۔ اسے بند کرنے کی سعی ناپاک ہو رہی ہے۔ ۲۷۔ جولائی کو سردار عطر سنگھ صاحب گورنر کشمیر اسلام آباد تشریف لے گئے۔ اور وہاں سے شیر کشمیر شیخ محمد عبد اللہ صاحب کو بلا بھیجا۔ شیخ صاحب موصوف معہ خواجہ سعد الدین صاحب شال۔ مسٹر غلام احمد صاحب ایم۔ اے۔ عشائی بذریعہ موٹر وہاں پہونچے۔ سری نگر کے ایجی ٹیٹر پنڈت گورنر صاحب سے بھی پہلے وہاں پہونچے ہوئے تھے۔ اور وہاں کے پنڈتوں کو انہوں نے خُوب بھڑکا رکھا تھا۔ چنانچہ دن بھر کی دماغ سوزی کے بعد کوئی نتیجہ مترتب نہ ہوا۔ اور جیا لال کلم ایڈووکیٹ نے گورنر صاحب کی موجودگی میں نہایت اشتعال انگیز تقریریں کیں۔ آخر گورنر صاحب۔ مسلم لیڈران۔ اور تمام معقولیت پسند حضرات مصالحت سے مایوس ہو گئے۔ پنڈت اننت رام سٹلمنٹ کمشنر نے صاف الفاظ میں پنڈتوں کے نامعقول رویّہ کی مذمت کی شیخ صاحب موصوف نے مسلمانوں کو پُر امن رہنے کی تلقین فرمائی اور تمام معززین بہت رات گئے واپس سری نگر تشریف لے آئے۔ (اورنیٹل نیوز سروس سری نگر)

---

۹ اگر کسی دوست کو ملے۔ تو اپنے پاس رکھ کر مجھ کو خبر دیں۔ میں اس کے معاوضہ میں بیس روپے بطور انعام اس کی خدمت میں پیش کروں گا۔ خاکسار محمد نواز خاں سپروائیزر ریفٹ سیونگ مشین کمپنی۔ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۴ | قادیان دارالامان مورخہ ۲ اگست ۱۹۳۲ء | جلد ۲۰

غیر مسلموں کی دھمکیاں اور حکومت

مسلمانوں کے ساتھ بے انصافی حکومت کو سخت خطرہ میں ڈال دیگی

غیر مسلموں کا طوفان بے تمیزی

فرقہ وارانہ مسئلہ کے متعلق جس کا آپس میں حل ہندوؤں نے ناممکن بنا دیا۔ اور وزیر اعظم حکومت برطانیہ کے یہ کہنے کے باوجود ناممکن بنا دیا۔ کہ اگر حکومت اس بارے میں کوئی فیصلہ کرے گی۔ تو وہ ایسا نہیں ہو سکے گا۔ جیسا کہ آپس میں کرنے پر ہوگا۔ اس کے تصفیہ کا اعلان حکومت امروز فردا میں کرنے والی ہے۔ ان امید وبیم کے ایام میں جہاں ان صوبوں کے مسلمان جن میں ہندوؤں کو اکثریت حاصل ہے۔ اور اتنی اکثریت حاصل ہے۔ کہ مسلمان زائد از حق نیابت حاصل کرکے بھی کلیۃً ہندوؤں کے رحم پر ہونگے۔ ہندو جس طرح چاہیں گے۔ ان سے سلوک کریں گے۔ صبر اور وقار کے ساتھ فیصلہ کا انتظار کر رہے ہیں۔ وہاں بنگال اور خاص کر پنجاب میں جہاں مسلمانوں کو برائے نام اکثریت حاصل ہے۔ غیر مسلموں نے ابھی سے طوفان بے تمیزی برپا کر رکھا ہے۔ ایک طرف تو سکھ دھمکیوں پر دھمکیاں دے رہے ہیں۔ کہ وہ اپنا سب کچھ قربان کر دیں گے۔ لیکن پنجاب میں مسلمانوں کو اپنی آبادی کے لحاظ سے نہیں۔ بلکہ اس سے بہت کم ۵۲۔ حتیٰ کہ ۵۱۔ فیصدی بھی نیابت حاصل نہیں ہونے دیں گے اس کے لئے گوردوارہ کے سامنے قسمیں کھائی جا رہی ہیں جنگی کونسلیں بنا رہے ہیں۔ اور ایجی ٹیشن کو عملی صورت دینے کے لئے والنٹیر بھرتی کر رہے ہیں۔ دوسری طرف ہندو نہ صرف سکھوں کی پیٹھ ٹھونک رہے۔ اور ان کے عقل و دانش سے بعید مطالبات کی تائید کر رہے ہیں۔ بلکہ خود بھی کہہ رہے ہیں۔ کہ وہ بھی مسلمانوں کی معمولی سی اکثریت کو برداشت نہ کریں گے۔ اور اس کے خلاف ایسا ہڑ مچائیں گے جس پر قابو پانا حکومت کے بس کی بات نہ ہوگی۔

کھلم کھلا فتنہ انگیزی

سکھوں اور ہندوؤں کی طرف سے اس فتنہ کو بڑھانے اور مسلمانوں کے ساتھ ہی حکومت کے لئے مشکلات پیدا کرنے کے لئے جو کچھ خفیہ طور پر کیا جا رہا ہوگا۔ اس کا ذکر نہیں۔ ذکر اس کا ہے۔ جو کھلم کھلا اور علے الاعلان کیا جا رہا ہے۔ جس میں سردار سندر سنگھ صاحب مجیٹھیہ جیسے نمک خواران حکومت اور سردار جوگندر سنگھ صاحب وزیر زراعت حکومت پنجاب جیسے لوگ بھی شامل ہیں۔ جن کی شمولیت سے یہ استدلال کیا جا رہا ہے کہ سکھ خواہ حکومت کے خیر خواہ کہلانے والے ہوں۔ یا ایجی ٹیٹر۔ سب کے سب متفقہ طور پر مسلمانوں کا حق غصب کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اور اگر ان کی بات تسلیم کرکے حکومت نے مسلمانوں کی اکثریت کو اقلیت میں نہ بدل دیا۔ تو وہ پنجاب کے امن اور انتظام کو درہم برہم کر دیں گے۔

غیر مسلموں کا دو ٹوک فیصلہ

اس کے ساتھ ہی ہندو بھی علے الاعلان کہہ رہے ہیں۔ کہ مسلمانوں کی مذہبی اکثریت اس صوبہ میں قائم نہیں ہوگی غیر مسلموں کا یہ دو ٹوک فیصلہ ہے۔ اور فیصلہ وہ ہے جسے دنیا بھر کے مسلمان بھی جمع ہو جائیں۔ تو نہیں بدل سکتے۔

مسلمان اس فیصلہ کو بدل سکتے ہیں۔ یا نہیں۔ اس سے قطع نظر کرتے ہوئے دیکھنا یہ چاہیئے۔ کہ کس شوریدہ سری سے نہ صرف پنجاب کے مسلمانوں کو بلکہ تمام دنیا کے مسلمانوں کو چیلنج دیا جا رہا ہے۔ اور کس بے باکی سے اپنے فیصلہ کو "دو ٹوک" بتا کر مسلمانوں اور حکومت کو مرعوب کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

پنجاب کے متعلق غیر مسلموں کے ارادے

یہی نہیں۔ ہندو تو حکومت کو مخاطب کرکے یہاں تک کہہ رہے ہیں۔

"اگر اس ایجی ٹیشن کو نظر انداز کرکے آپ نے کوئی غلط فیصلہ کیا۔ تو اور جگہوں کے متعلق تو ہم کہہ نہیں سکتے۔ پنجاب کا تو خدا حافظ ہے؟ (ملاپ ۲۹ جولائی)

مطلب صاف ہے۔ کہ ہندو اور سکھ مل کر پنجاب میں بدامنی پھیلانا شروع کر دیں گے۔ حکومت کے لئے پنجاب میں حکومت کرنا۔ اور مسلمانوں کے لئے پنجاب میں رہنا ناممکن بنا دیں گے۔ کیوں؟ اس لئے کہ حکومت نے ان کے آگے سر تسلیم خم کرکے کیوں مسلمانوں کی اکثریت کو اقلیت میں نہ بدل دیا۔ اور کیوں پنجاب میں ہندوؤں اور سکھوں کا مشترکہ راج قائم نہ کر دیا۔

کانٹوں کی سیج

ان حالات میں حکومت کا کیا فرض ہے۔ اسے وہ خود اچھی طرح جانتی ہے۔ لیکن اتنا ہم بھی کہہ دینا چاہتے ہیں۔ کہ حکومت نے اگر ہندوؤں اور سکھوں کی دھمکیوں کا ایک ذرہ بھر بھی اثر قبول کیا۔ اور مسلمانوں کے حقوق سے اغماض برتا۔ تو یہ نہ صرف حکومت کے بار بار کے مواعید اور عدل و انصاف کی مقتضیات کے سراسر خلاف ہوگا۔ بلکہ حکومت کے لئے کانٹوں کی سیج ثابت ہوگا۔ یہ تو ہو نہیں سکتا۔ کہ پنجاب میں مسلمانوں کے ساتھ بے انصافی کرنے۔ اور ان کی اکثریت کے اقلیت میں تبدیل ہو جانے کے بعد تمام ہندوستان کے ہندو حکومت سے خوش ہو جائیں۔ اور پھر حکومت جو چاہے۔ ان سے تسلیم کرا سکے۔ پنجاب کے متعلق ان کا مطالبہ تو ایک ضمنی مطالبہ ہے۔ اور اگر خدانخواستہ اس نا انصافی پر مبنی مطالبہ میں ان کو کامیابی ہوگئی۔ تو وہ اپنے دیگر مطالبات میں جن کا تسلیم کرنا بحالات موجودہ حکومت کے لئے اپنے آپ کو شل بنا لینے کے مترادف ہے۔ اور زیادہ دلیر ہو جائیں گے۔ اور حکومت ہندوؤں کی خاطر پنجاب اور بنگال کے مسلمانوں کو نا انصافی کے مذبح پر قربان کر دینے کے باوجود نہ صرف ان کی خوشنودی حاصل کرنے میں ناکام رہے گی۔ بلکہ اپنے آپ کو اور زیادہ مشکلات میں ڈال لے گی۔

حکومت کو ضرورت کے وقت کہاں سے امداد مل سکتی ہے

اس وقت ہندوؤں کی شوریدہ سری کے مقابلہ میں کانگرس کی راہنمائی میں کی جا رہی ہے۔ اگر حکومت کو صادقہ امداد حاصل ہو رہی ہے۔ تو مسلمانوں کی طرف سے ہی ہو رہی ہے جس کا کئی بار غیر مشتبہ الفاظ میں خود حکومت اعتراف کر چکی اور آئندہ بھی وقت پڑنے پر جسے ہندو اپنے اطوار اور کے ذریعہ یقینی بنا رہے ہیں۔ مسلمان ہی کام آ سکتے ہیں۔

ہندوؤں کا قابل توجہ اعتراف

یہ ہمارا یونہی دعوےٰ نہیں۔ مسلمانوں نے باوجود ہندوؤں کی تحریصات اور ترغیبات کے۔ اور باوجود ان کی نقصان

اور فتنہ پردازیوں کے اپنے اس وقت تک کے عمل سے یہ بات اس صفائی کے ساتھ پایہ ثبوت تک پہونچا دی ہے۔ کہ خود ہندو بھی یہی سمجھتے ہیں۔ کہ اگر ہندوستان میں حکومت کو کہیں سے امداد مل سکتی ہے۔ تو وہ مسلمان ہی ہیں۔ اور آئندہ جبکہ حکومت امداد کی پہلے سے بھی زیادہ محتاج ہوگی۔ اس وقت مسلمان ہی اس کے کام آسکتے ہیں۔ چنانچہ اخبار "پرتاپ" (۲۱۔جولائی) لکھتا ہے:۔
"نئی کانسٹی ٹیوشنل سکیم کے شائع ہوتے ہی زندگی میں وہ رونق آئے گی۔ کہ گورنمنٹ یاد رکھے گی۔ اس وقت ہندوستان کی کوئی جماعت کام آسکتی ہے۔ تو مسلمان"

نہ صرف حکومت پنجاب کو بلکہ حکومت ہند اور حکومت برطانیہ کو اس بیان کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ جس سے ایک طرف تو یہ ظاہر ہے۔ کہ نئی کانسٹی ٹیوشنل سکیم کی مخالفت کرنا ہندوؤں نے اپنا فرض قرار دے رکھا ہے۔ اور اگر اس میں مسلمان پنجاب کی اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کر دیا جائے۔ تو بھی وہ مخالفت سے بچ نہ سکے گی۔ اور دوسری طرف یہ ظاہر ہے۔ کہ اس وقت ہندوستان کی کوئی جماعت سرکار کے کام آسکتی ہے۔ تو وہ مسلمان ہے۔

مسلمانوں کے لئے حکومت کی امداد کرنا مشکل ہوگا

لیکن کیا یہ ممکن ہے۔ کہ بنگال اور پنجاب میں مسلمانوں کے حقوق کو بے انصافی کی کند چھری سے ذبح کر دیا جائے ان کے متعلق سابقہ مواعید پر خط تنسیخ کھینچ دیا جائے۔ اور انہیں ہندوستان میں کلیتہً ہندوؤں کے حوالے کر دیا جائے اور پھر انہیں خونچکاں قلوب کا درماں کرتے ہوئے اتنی فرصت مل سکے۔ کہ وہ حکومت کے کام آسکیں۔ علاوہ ازیں یہ بات فطرت انسانی کے بھی کس قدر خلاف ہے۔ کہ جو ہاتھ کسی کو نیم بسمل بنا دینے کا ذمہ دار ہو۔ وہ یہ بھی توقع رکھے۔ کہ یہی نیم بسمل ضرورت کے وقت میرا سہارا بن سکیگا۔

لنڈن کے اخبارات کا شور

حکومت انکار نہیں کر سکتی۔ کہ ضرورت لابدی ہے۔ اور اس کا پیش آنا یقینی۔ ایسی حالت میں وہ مسلمانوں کے ساتھ ناانصافی کر کے انہیں الگ کر دینے میں کسی تدبر کا ثبوت نہ دیگی بلکہ اپنے لئے مزید مشکلات پیدا کرے گی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ولایت کے اخبارات اس بات کو خاص اہمیت دے رہے اور لکھ رہے ہیں کہ حکومت مسلمانوں کے ساتھ کسی قسم کی ناانصافی نہ کرے۔ اور ان کے مطالبات منظور کر کے انہیں قوت بازو بنالے۔ چنانچہ "ڈیلی ٹیلیگراف" (۱۵۔جولائی) لکھتا ہے:۔
"لنڈن کے اخبار اس وقت حکومت پر زور دے رہے ہیں۔ کہ مسلمانوں کو اپنے ساتھ ملا لیا جائے۔ چنانچہ آبزرور اسی سلسلہ میں لکھتا ہے:" اب حکومت کے لئے اس کے سوا اور کوئی راستہ نہیں۔ کہ وہ مسلمانوں کے جملہ مطالبات منظور کر لے"

مسلمان قدر کریں گے

اگرچہ کوئی راستہ نہ رہنے کی صورت میں مطالبات کا منظور کر لینا کوئی قابل قدر صورت نہیں ہوتی۔ تاہم مسلمان قدر ناشناس قوم نہیں۔ اور یقیناً حکومت کی انصاف پسندی کی قدر کریں گے۔ اور ضرورت کے وقت ملک میں قیام امن اور احترام قانون کے لئے پوری کوشش سے کام لیں گے۔

اچھوتوں سے متعلق ہندوؤں کی خودغرضی

ہم نے واقعات کی بناء پر الفضل کے ایک گزشتہ پرچہ میں لکھا تھا:۔
"اچھوت اقوام کے متعلق ہندوؤں کی ہر ایک کوشش خواہ وہ سیاسی رنگ میں ہو۔ یا مذہبی رنگ میں۔ محض خودغرضی پر مبنی ہے۔ اس وقت تک اچھوت اقوام کو وہ نہ کوئی فائدہ پہنچا سکے ہیں۔ اور نہ پہونچا سکتے ہیں"

اس انکشاف حقیقت پر چیں بہ جبیں ہو کر آریہ گزٹ (۲۱۔جولائی) لکھتا ہے:۔
"الفضل کو خیال رہے۔ کہ اس طرح سے ہندوؤں کے خلاف ان اقوام کو بھڑکا کر اس کی دال نہیں گل سکتی"
دال گلانے کی ضرورت انہی کو ہو سکتی ہے۔ جو صرف دال کھانے کھلانے کے عادی ہیں۔ ہاں ہم نے جو کچھ لکھا۔ اس کا ثبوت "آریہ گزٹ" کے اسی پرچہ سے پیش کیا جاتا ہے۔ بغور ملاحظہ ہو:۔

ہندوؤں کو ہوش میں لانے کے لئے" شری بوجنیہ لال دیوی چند ایم۔ اے" کا مضمون لیڈنگ آرٹیکل کی جگہ شائع کیا گیا ہے۔ اس میں ایک طرف تو وہ "ہندو جاتی" کے متعلق لکھتے ہیں:۔
"اچھوت پن کا بھوت اس کے سر پر ابھی تک اتنا سوار ہے کہ یہ اپنے دلت بھائیوں کو انسانی حقوق عطا کرنے کے لئے تیار نہیں ہے" اور دوسری طرف یہ لکھتے ہیں۔ "سب سے بڑا ضروری سوال جو ہمارے سامنے اس وقت ہے۔ وہ پنجاب میں ہندوؤں کی تعداد بڑھانے کا ہے"

گویا اچھوتوں کو حقوق دینے کے دعوے اس لئے نہیں کہ وہ بھی انسان ہیں۔ انہیں بھی عزت کی زندگی بسر کرنے کا حق ہے۔ اور وہ ہندوؤں کے بھائی اور ان کے گوشت کے ٹکڑے ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ اچھوت اس دھوکہ میں آکر اپنے آپ کو ہندوؤں سے علیحدہ نہ قرار دیں۔ بلکہ ان کے ساتھ مل کر ان کی تعداد کو بڑھائیں۔

ایسی خودغرض قوم سے بیچارے اچھوتوں کو کیا حاصل ہو سکتا ہے۔ کہ وہ اس سے کسی بھلائی کی امید رکھیں۔

سکھوں کی انصاف پسندی اور رواداری

سکھوں نے فی الحال مسلمانوں کے خلاف اور اگر حکومت نے فرقہ وارانہ مسئلہ کے حل میں انصاف سے کام لے کر مسلمانوں کی اس قدر حق تلفی نہ کی۔ جس قدر سکھوں کا مطالبہ ہے۔ تو اس کے بھی خلاف جو فتنہ انگیزی شروع کر رکھی ہے۔ اس کی بنیاد یہ قرار دی ہے۔ کہ
"ہم کسی ذاتی خوف و نقصان کی بناء پر حفاظت کا مطالبہ نہیں کرتے۔ بلکہ تمام فرقوں کے ساتھ انصاف کئے جانے کے لئے ہم فرقہ وارانہ حکومت کا خاتمہ کر دینا چاہتے ہیں۔ جو حکومت میں کئی طرح سے رخنہ اندازی کر سکتی ہے"

سکھوں کا تمام فرقوں کے ساتھ انصاف کئے جانے کا دعوے اگرچہ بذات خود ایک حیرت انگیز چیز ہے اور کئی طریق سے اس کی حقیقت واضح کی جا سکتی ہے۔ لیکن اس وقت ہم سکھوں کی انصاف پسندی اور دوسرے فرقوں کے ساتھ رواداری کی ایک تازہ مثال پیش کرنا چاہتے ہیں۔ وہ بھی اپنی طرف سے نہیں۔ بلکہ انہی ہندو اخبارات کی بیان کردہ۔ جو آج کل سکھوں کو نہایت ہی انصاف پسند بتاتے ہیں۔ اور یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ ان کے انصاف پسند ہونے کی وجہ سے ملک کو ان سے ہمدردی ہے:۔
"ملاپ" (۲۲۔جولائی) میں یہ خبر شائع ہو چکی ہے:۔ کہ
ضلع لدھانہ کی تحصیل جگراؤں میں کامل پور ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ جس میں تین سو کے قریب سکھ جاٹ آباد ہیں۔ جو مالکان اراضی ہیں۔ وہاں تقریباً ساٹھ مکانات مسلمانوں کے ہیں۔ جو غیر کاشتکار ہیں۔ مسلمانوں نے گزشتہ ماہ دسمبر میں وہاں مسجد تعمیر کرنا چاہی لیکن سکھوں نے روک دیا۔ حکام نے مصالحت کرانے کی کوشش کی لیکن کوئی تصفیہ نہ ہو سکا اور اب پھر جھگڑا شروع ہے۔

یہ ہے سکھوں کی انصاف پسندی اور دوسرے فرقوں کے ساتھ رواداری۔ کہ ایک چھوٹے سے گاؤں میں حکومت انگریزی کی طرف سے صرف حقوق مالکانہ حاصل ہونے پر وہ اتنا برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ مسلمان خدا تعالے کی عبادت کے لئے ایک چھوٹی سی عبادت گاہ بنا سکیں یہ تو ایک تازہ مثال ہے۔ جس کا ذکر کیا گیا ہے۔ ورنہ جہاں جہاں بھی دیہات میں سکھوں کو غلبہ حاصل ہے۔ وہاں دوسری اقوام خصوصاً مسلمانوں کے ساتھ ان کا سلوک نہایت ہی قابل شرم ہے۔ انہیں عبادت گاہ تعمیر کرنے سے روکا جاتا ہے۔ اذان کہنے کی ممانعت کی جاتی ہے عبادت کرنے سے باز رکھا جاتا ہے۔ اور کبھی کسی سکھ لیڈر کو اتنی توفیق نہیں ملی کہ سکھوں کو اس یکہ تازی سے باز رکھنے کی کوشش کرے۔ اور دوسروں کے ساتھ انصاف کرنے کی تلقین کرے۔

جن لوگوں کی معمولی معمولی باتوں میں یہ حالت ہو۔ وہ جب یہ دعوے کریں۔ کہ وہ اپنے لئے نہیں۔ بلکہ تمام فرقوں کے لئے انصاف حاصل کرنے

احمدیت کے متعلق مضمون

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور کسر صلیب

بخاری کی ایک حدیث

بخاری شریف میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔ کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً فیکسر الصلیب یقتل الخنزیر ویضع الحرب (بخاری باب نزول ابن مریم)

اس میں مسیح موعود کے تین کام بتلائے گئے ہیں ایک کسر صلیب دوسرا قتل خنزیر اور تیسرا لڑائی کو موقوف کر دینا۔

کسر صلیب کے متعلق غلط عقیدہ

کسر صلیب کے متعلق عام لوگوں کا یہ اعتقاد ہے کہ حضرت مسیح موعود عیسائیوں کی لوہے لکڑی کی صلیبوں کو جہاں پائیں گے۔ توڑ دیں گے لیکن یہ خیال بالکل باطل ہے۔ کیونکہ اتنے بڑے مصلح اور نبی کو اس لئے مبعوث فرمانا۔ کہ وہ لکڑی یا دھات کی صلیبوں کو توڑتا پھرے۔ خدا تعالیٰ کی شان سے بعید ہے۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مرتبہ بھی اس خیال کی تکذیب کرتا۔ اور اسے باطل ٹھہراتا ہے۔ دوسرے ان معنوں کا ابطال کئی وجوہ سے ہوتا ہے:۔

پہلی وجہ

قرآن مجید میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ لولا دفع اللہ الناس بعضہم ببعض لھدمت صوامع وبیع وصلوٰت یعنی اسلامی جہاد کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ اس کے ذریعہ گرجوں مسجدوں۔ اور دیگر معبدوں کی حفاظت ہو سکے۔ اور یہ امر بالبداہت ثابت ہے۔ کہ گرجا ہی مقام صلیب ہے۔ اس لئے صلیب کا توڑنا گرجا کا توڑنا ہوا۔ اور یہ اسلام کی تعلیم کی رو سے منع ہے:۔

دوسری وجہ

دوم اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی۔ یعنی دین کے معاملہ میں جبر کرنا جائز نہیں۔ اور اسلامی سلطنت کا سب سے بڑا طرۂ امتیاز مذہبی آزادی ہے۔ بدیں وجہ اگر حضرت مسیح موعودؑ عیسائیوں کی ظاہری صلیبوں کو توڑیں گے تو یہ امر شریعت کے خلاف ہوگا

تیسری وجہ

تیسری وجہ ان معنوں کے ابطال کی یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود تمام مسلمانوں کے نزدیک شریعت اسلامی کے پابند ہونگے

اب اگر صلیب کا توڑنا شرعاً ثواب کا موجب ہوتا تو لازمی امر تھا کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے زمانہ میں جبکہ عیسائیوں کا مرکز ملک شام فتح ہو چکا تھا۔ اس وقت خلفاء راشدین اور صحابہ کرامؓ صلیبوں کے توڑنے کا ثواب حاصل کرتے۔ لیکن ان کا ایسا نہ کرنا اس امر پر قاطع دلیل ہے۔ کہ صلیب کا توڑنا نہ شرعاً واجب ہے نہ جائز نہ مستحب

چوتھی وجہ

چوتھی وجہ ان معنوں کے ابطال کی یہ ہے۔ کہ صلیب ایک شکل کا نام ہے۔ جو دو متقاطع خطوط سے یوں + بنتی ہے اور اس کا بننا کسی خاص چیز پر منحصر نہیں۔ لکڑی۔ دھاتیں۔ کاغذ۔ سیاہی بلکہ فضا میں انگلیوں کے اشارے بھی یہ بن سکتی ہے۔ پس یہ بات ہی ناممکن ہے۔ کہ کوئی شخص دنیا کی سب صلیبوں کو توڑ دے اور نابود کر دے۔

پانچویں وجہ

پانچویں وجہ یہ ہے۔ کہ کسر صلیب سے مراد ظاہری صلیبوں کا توڑنا۔ خود اس حدیث شریف کے الفاظ کے مخالف ہے۔ کیونکہ ایک کام حضرت مسیح موعود کا وضع حرب بھی بیان کیا گیا ہے۔ یعنے آنے والا مسیحؑ لڑائی کو موقوف کر دیگا۔ اور یہ بات عقلاً ناممکن ہے کہ کوئی شخص بغیر لڑائی کے عیسائیوں کی سب صلیبیں توڑ سکے۔ یہ کام کبھی بھی صلح۔ امن اور آشتی کی حالت میں نہیں ہو سکتا یقیناً صلیبوں کے توڑنے پر فساد عظیم برپا ہوگا۔ اور کشت و خون اور غارتگری تک نوبت آئے گی۔

ایک غلط خیال کی تردید

بعض لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ چونکہ حضرت مسیح کے زمانہ میں سارے عیسائی مسلمان ہو جائیں گے۔ اس لئے وہ خود بخود اپنی صلیبیں توڑ دیں گے۔ اور اس طور پر جبر و اکراہ کا الزام نہ آئے گا اس کا جواب یہ ہے۔ کہ سب کے سب عیسائیوں کا مسلمان ہو جانا بنصوص صریحہ کے خلاف ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ ولا یزالون مختلفین۔ واغرینا بینہم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیامۃ۔ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ ان آیات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اہل کتاب میں اختلاف قیامت تک رہے گا اور یہ تمام کے مسلمان ہو جانے سے کس طرح ممکن ہے۔

کسر صلیب سے مراد

پس ان وجوہ سے یہ بات بین طور پر ثابت ہے۔ کہ حدیث میں کسر صلیب سے مراد صلیبوں کا توڑنا نہیں ہے۔ بلکہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ظاہر فرمایا۔ اس سے مراد اس بنیاد کو پاش پاش کرنا ہے جس پر عیسائیوں نے حضرت مسیح ناصری کے واقعہ صلیب کی عمارت تعمیر کر رکھی ہے۔

عیسائیوں کا عقیدہ

حضرت مسیحؑ کے صلیب پر چڑھائے جانے کے متعلق اس وقت دنیا میں تین فریقوں کے الگ الگ بیان ہیں۔ ایک گروہ عیسائی اور یہود کا ہے۔ جس کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ یسوع مسیح صلیب پر لٹکائے گئے۔ اور صلیب پر ہی انہوں نے وفات پائی۔

غیر احمدیوں کا غلط استدلال

دوسرا گروہ غیر احمدیوں کا ہے۔ ان کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر مطلق چڑھے ہی نہیں۔ بلکہ کوئی دوسرا شخص جس کو خدا نے ان کے مشابہ بنا دیا تھا صلیب پر چڑھایا گیا تھا۔ اس بات کا استدلال قرآن مجید کی آیت وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم سے یہ معنے کر کے کرتے ہیں۔ کہ نہ تو یہود نے حضرت عیسیٰ کو قتل کیا۔ نہ صلیب دیا۔ بلکہ ایک دوسرے شخص کو جو ان کے مشابہ بنایا گیا تھا۔ صلیب دیا گیا۔ لیکن یہ استدلال قطعاً صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ صلب کے معنے لغت میں القتلۃ المعروفۃ کے ہیں یعنی صلیب پر انسان کو مار دینا۔ لیکن اس آیت سے مطلق نفی صلیب نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ صلیب پر چڑھانے کے بعد زندہ اتار آنے والے کے متعلق بھی یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ اسے صلیب نہیں دیا گیا۔ دوسرا جواب اس استدلال کی عدم صحت کا یہ ہے۔ کہ نفی ہمیشہ اس بات کی کی جاتی ہے جس کا دعویٰ کیا جائے۔ اور آیت وما قتلوہ وما صلبوہ میں یہود کے دعوے کی نفی کی گئی ہے۔ لیکن یہود کا دعویٰ حضرت عیسیٰ کو صلیب پر مار دینے کا تھا۔ لہٰذا اسی کی نفی کی گئی۔ اور وہ اس طرح کہ فرمایا۔ عیسیٰ صلیب پر مارا نہیں گیا۔

کس طرح کسر صلیب کی گئی

تیسرا فریق جماعت احمدیہ ہے۔ جس کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر لٹکایا تو گیا۔ مگر آپ وہاں سے زندہ اتار لئے گئے۔ اور آپ کی وفات صلیب پر واقع نہیں ہوئی۔ یہ وہ عقیدہ ہے جس سے عیسائیوں کی صلیب کا مزعومہ ڈھانچہ بالکل درہم برہم ہو جاتا ہے۔ عیسائیوں نے صلیب کو اس لئے قائم کیا۔ کہ یسوع مسیح نے اس پر جان دی۔ اور اس طرح وہ ان کے لئے مقدس ٹھہری۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ ثابت کر دیا۔ کہ حضرت عیسیٰؑ نے صلیب پر وفات نہیں پائی

یہ خیال ہی بالکل غلط ہے۔ اور جب یہ خیال غلط ہے۔ تو اس کی بنا پر جو یادگار قائم کی گئی۔ وہ بھی باطل ہو گئی۔ اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی حدیث مذکورہ بالا کے مصداق بنے۔ آپ نے بتایا کہ صلیب حضرت مسیح ناصری کے لئے گاڑی گئی۔ اور آپ کو اس پر لٹکایا بھی گیا تھا۔ مگر وہ پاش پاش کر دی گئی۔ کیونکہ وہ جس غرض کے لئے بنائی گئی تھی۔ وہ پوری نہ ہوئی۔ اور حضرت مسیح ناصری اس پر سے زندہ اتر آئے۔ قرآن مجید کی آیت کا بھی یہی مفہوم ہے۔ کہ نہ تو یہود نے حضرت مسیح کو قتل کیا۔ اور نہ صلیب پر مارا۔ بلکہ آپ شابہ بالمقتول والمصلوب بنائے گئے۔ یعنی صلیب پر لٹکائے تو گئے۔ مگر زندہ اتر آئے۔ اس امر کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اناجیل اربعہ سے بھی ثابت کر دیا۔

صلیب سے حضرت مسیحؑ کے زندہ اترنے کی پہلی دلیل

دلیل اول۔ اس بات کے ثبوت میں کہ حضرت مسیح صلیب پر لٹکائے گئے۔ مگر زندہ بچکر اتر آئے۔ یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری سے جب یہود کے فقیہی اور فریسی لوگوں نے نشان طلب کیا تو انہوں نے ان کو یہ جواب دیا تھا

"اس زمانہ کے برے اور زناکار لوگ نشان طلب کرتے ہیں۔ مگر یونس نبی کے نشان کے سوا اور کوئی نشان ان کو نہ دیا جائیگا۔ کیونکہ جیسے یونس تین رات دن مچھلی کے پیٹ میں رہا۔ ویسے ہی ابن آدم تین رات دن زمین کے اندر رہے گا" (متی ۱۲ باب ۳۹ تا ۴۰)

اس حوالہ سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح مر کر زندہ نہ ہونگے بلکہ تین رات دن خطرہ میں رہیں گے۔ اور جیسے یونس نبی کے ساتھ ہوا تھا۔ کہ اسباب موت جمع ہو کر پھر موت وقوع پذیر نہ ہوئی تھی۔ یہاں بھی اسباب موت جمع ہوئے۔ اور صلیب پر آپ لٹکائے گئے۔ مگر پھر موت وقوع پذیر نہ ہوئی۔ بلکہ صلیب ٹوٹ گئی۔

دوسری دلیل

پھر حضرت مسیحؑ کے ساتھ صلیب پر دو چور بھی لٹکائے گئے تھے۔ اور جتنا عرصہ حضرت مسیح صلیب پر رہے۔ وہ بھی اتنا ہی عرصہ رہے۔ چنانچہ ان کے متعلق یوحنا (۱۹ باب ۳۲) میں لکھا ہے۔ کہ ان دو چوروں کی تو ہڈیاں توڑ دی گئیں لیکن حضرت مسیحؑ کی نہ توڑی گئیں۔ اس سے بھی یہ بات بالبداہت ثابت ہے۔ کہ حضرت مسیح صلیب پر مرے نہیں۔

تیسری دلیل

پیلاطوس جو دراز سے قتل کے احکام جاری کیا کرتا تھا۔ اور صلیب کی مدت قتل کے متعلق اس کو کافی تجربہ حاصل تھا۔ اسے جب حضرت مسیح کی موت کی خبر دی گئی۔ تو اس نے اظہار تعجب کیا۔ چنانچہ مرقس ۱۵ باب ۴۳ تا ۴۴ میں لکھا ہے

"ارمتیاہ کا رہنے والا یوسف آیا۔ جو عزت دار مشیر اور خود بھی خدا کی بادشاہت کا منتظر تھا۔ اور جرأت سے پیلاطوس کے پاس جا کر مسیح کی لاش مانگی۔ اور پیلاطوس نے تعجب کیا۔ کہ وہ ایسا جلد مر گیا۔"

اس حوالہ سے یقینی طور پر ثابت ہے۔ کہ پیلاطوس کو مسیح کی موت کا یقین نہ تھا۔ کیونکہ مسیح کے عرصہ صلیب میں اس نے کوئی مرنا نہ دیکھا تھا۔

چوتھی دلیل

حضرت مسیح کو جب پیلاطوس کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ تو عدالت کے وقت پیلاطوس کی بیوی نے اسے کہلا بھیجا۔

"تو اس راستباز سے کچھ کام نہ رکھ۔ کیونکہ میں نے آج خواب میں بہت دکھ اٹھایا ہے" (متی ۲۷ باب ۱۹)

پس خدا تعالےٰ کا خواب میں پیلاطوس کی بیوی کو یہ تحریک کرنا۔ کہ وہ اپنے شوہر کو اس کام سے باز رکھنے کی ہدایت کرے اس بات پر قطعی دلیل ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کا یہ منشاء تھا۔ کہ حضرت مسیحؑ کو صلیبی موت سے بچایا جائے۔

پانچویں دلیل

حضرت مسیحؑ نے صلیب دیئے جانے سے پیشتر نہایت عاجزی اور زاری سے خدا تعالےٰ کے حضور دعا مانگی تھی۔ کہ مجھے صلیبی موت سے بچا لیا جائے۔ چنانچہ مرقس ۱۴ باب ۳۲ میں لکھا ہے

"اس نے اپنے شاگردوں سے کہا۔ یہاں بیٹھے رہو جب تک میں دعا مانگوں اور پطرس اور یعقوب اور یوحنا کو اپنے ساتھ لے کر نہایت حیران و بے قرار ہونے لگے۔ اور ان سے کہا۔ میری جان نہایت غمگین ہے۔ یہاں تک کہ مرنے کی نوبت پہنچ گئی ہے تم یہاں ٹھہرے رہو۔ اور جاگتے رہو۔ اور وہ تھوڑا آگے بڑھا اور زمین پر گر کر دعا مانگنے لگا۔ کہ اگر ہو سکے۔ تو یہ گھڑی مجھ سے ٹل جائے۔ اور کہا۔ اے باپ تجھ سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔ اس پیالہ کو میرے پاس سے ہٹا لے تاہم میں جو چاہتا ہوں۔ وہ نہیں بلکہ جو تو چاہتا ہے۔ وہی ہو"

پھر لوقا ۲۲ باب ۴۱ میں لکھا ہے:۔

"وہ ان سے بمشکل الگ ہو کر پتھر کے ٹپے آگے بڑھا۔ اور گھٹنے ٹیک کر یوں دعا مانگنے لگا۔ کہ اے باپ اگر تو چاہے تو یہ پیالہ مجھ سے ہٹا لے۔ تاہم میری مرضی نہیں۔ بلکہ تیری ہی مرضی پوری ہو۔ اور آسمان سے ایک فرشتہ اس کو دکھائی دیا۔ وہ اسے تقویت دیتا تھا۔ پھر وہ بہت پریشانی میں مبتلا ہو کر اور بھی دلسوزی سے دعا مانگنے لگا۔ اور اس کا پسینہ گویا خون کی بڑی بڑی بوندیں ہو کر زمین پر ٹپکتا تھا۔ جب دعا سے اٹھ کر شاگردوں کے پاس آیا۔ تو انہیں غم کے مارے سوتے پایا"

ان حوالوں سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح نے نہایت زاری سے اپنے بچنے کی دعائیں مانگیں۔ اور عبرانیوں ۵ باب میں آتا ہے۔ کہ وہ دعا قبول ہو گئی۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"اس نے اپنی بشریت کے دنوں میں زور زور سے آنسو بہا بہا کر اس سے دعائیں اور التجائیں کیں۔ کہ جو اس کو موت کے پیالہ سے بچا سکتا تھا۔ اور خدا ترسی کے سبب اس کی سنی گئی۔"

پس جب موت سے بچنے کی دعا کرنا۔ اور پھر اس کی قبولیت دونوں کا ذکر عہد نامہ جدید میں پایا جاتا ہے۔ تو ہم حضرت مسیح کے متعلق یہ کیسے تسلیم کر سکتے ہیں۔ کہ آپ کی موت صلیب پر ہوئی

چھٹی دلیل

جس دن حضرت مسیح کو صلیب دی گئی۔ وہ جمعہ کا دن تھا۔ اور آگے سبت کا مقدس دن آنے والا تھا۔ اور یہود کے نزدیک رات دن سے قبل شمار ہوتی ہے۔ اور یہ قانون تھا۔ کہ کوئی لاش سبت کے دن صلیب پر لٹکی نہیں رہنی چاہیئے۔ چنانچہ یوحنا ۱۹ باب ۳۱ میں لکھا ہے:

"چونکہ تیاری کا دن تھا۔ یہودیوں نے پیلاطوس سے درخواست کی۔ کہ ان کی ٹانگیں توڑ دی جائیں۔ تاکہ سبت کے دن صلیب پر نہ رہیں"

علاوہ ازیں تیسرے پہر سخت اندھیرا چھا گیا۔ جس کی وجہ سے حضرت مسیح اور دوسرے صلیب پر لٹکائے والوں کو جلدی صلیب سے اتار لیا گیا۔ تاکہ شام نہ ہو جائے۔ چنانچہ لوقا ۲۳ باب ۴۴ میں لکھا ہے:۔

"پھر دوپہر کے قریب سے تیسرے پہر تک تمام ملک میں اندھیرا چھا گیا۔ اور سورج کی روشنی جاتی رہی"

پس اندھیرا چھا جانا اور دوسرے روز سبت کا ہونا یہ سب قرینے بتا رہے ہیں کہ حضرت مسیح صلیب سے زندہ اتر آئے۔ اور آپ کی وفات صلیب پر واقع نہیں ہوئی۔

ان تمام واقعات اور شواہد سے یہ بات بین طور پر ثابت ہوتی ہے کہ حضرت مسیح ناصری صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ ان صلیب پر لٹکائے گئے۔ مگر خدا تعالےٰ نے ایسے اسباب پیدا کر دیئے۔ کہ آپ وہاں سے زندہ اتر آئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بات کو پایۂ ثبوت تک پہنچا کر حدیث شریف یکسر الصلیب کے مصداق بنے اور یہ آپ کی صداقت کا بڑا بھاری ثبوت ہے۔

خاکسار

ملک محمد عبد اللہ مولوی فاضل "جامعہ"

اسلامی حکومت

اسلام شخصی حکومت کا قائل نہیں

اسلامی حکومت کے طریق عمل کے متعلق کچھ تحریر کرنے سے پہلے یہ بتانا ضروری ہے۔ کہ اسلام میں حکومت کی کیا ...ہے۔ اسلام شخصی اور فردی حکومت کا قائل نہیں ...اسلام کے نزدیک حکومت اس نیابتی باڈی کا نام ہے ...لوگ اپنے مشترکہ حقوق کی نگرانی سپرد کرتے ہیں۔ اور ...اپنے طریق عمل میں ان کے سامنے جوابدہ ہوتی ہے۔

حکومت امانت ہے

قرآن کریم میں اس قسم کی حکومت کے مفہوم کو لفظ ...امانت سے بیان کیا گیا ہے یعنی حکومت یہ ہے۔ کہ تمام اختیارات ...کسی فرد کو لوگوں کی طرف سے دیئے گئے ہوں۔ اس کے ...خود ساختہ نہ ہوں۔ اور نہ ہی اسے ورثہ میں ملے ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں جہاں حکومت کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہاں بادشاہ سے رعایا کی طرف نہیں چلایا گیا۔ بلکہ رعایا کا ذکر ...کے بادشاہ کی طرف سے جایا گیا ہے۔ تا یہ معلوم ہو۔ کہ نیابتی فرد کو تمام اختیارات لوگوں کی طرف سے دیئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان اللّٰہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الیٰ اھلھا واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل ان اللّٰہ نعما یعظکم بہ ان اللّٰہ کان سمیعا بصیرا (نساء ع ۸) اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے۔ کہ تم حکومت کی امانت کو ان کے سپرد کرو۔ جو اس کے اہل ہوں۔ جن میں حکمرانی کی قابلیت ہو۔ جو رعایا کی جان و مال کی حفاظت کر سکتے ہوں۔ ان کے حقوق محفوظ رکھ سکتے ہوں۔ اور اے حاکمو! جب تم حاکم بن جاؤ تو انصاف کے ساتھ حکمرانی کرو۔ اللہ تعالیٰ جس بات کی نصیحت کرتا ہے۔ وہ بہت اچھی ہے۔ اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے ⁂

حکومت کے لئے قابلیت کی ضرورت

اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ کسی شخص کو حکومت کے فرائض سپرد کرنا۔ اور ملک میں حاکم مقرر کرنا یہ لوگوں کا کام ہے۔ خود بخود حکومت کی باگ اپنے ہاتھ میں لے لینے کا کسی کو حق نہیں ہے۔ اور نہ یہ کوئی ایسی چیز ہے۔ جو ورثہ میں مل سکتی ہو یعنی یہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ باپ کے حکمران ہونے کی وجہ سے اس کے بعد ضرور بیٹا ہی عنان حکومت سنبھالنے کا حقدار ہو خواہ اس میں حکمرانی کی قابلیت نہ ہو۔ بلکہ یہ امانت قابل ترین انسان کے سپرد کرنی چاہیئے۔

پھر بتایا۔ کہ حکومت ایک قیمتی چیز ہے۔ اس سے ملک کی خوشحالی اور لوگوں کے جان و مال کی حفاظت وابستہ ہوتی ہے۔ اس لئے اسے کسی ایسے شخص کے سپرد کرنا چاہیئے جو اس کا اہل ہو۔ پھر یہ بتایا۔ کہ حکومت کسی کا ورثہ نہیں بلکہ ان حقوق کو کسی ایک شخص کے سپرد کرنے کا نام ہے۔ جن کو بوجہ اشتراک لوگ فرداً فرداً ادا نہیں کر سکتے۔ پس حکومت کو امانت سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ حقوق و فرائض جن کا ادا کرنا حکمران کا کام ہے۔ وہ کسی خاص شخص کی ملکیت نہیں۔ بلکہ مجموعی حیثیت کے لحاظ سے تمام جماعت کی ملکیت ہیں۔ اس لئے دراصل ساری جماعت حکومت کی مالک ہے۔

بہترین حکومت

یہ ہے اس حکومت کا نہایت ہی مختصر سا نقشہ جسے قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے۔ جو نیابتی حکومت ہے۔ اور جس کے زیر اہتمام ملکی حقوق کی نگرانی و تحفظ اور دیگر ضروریات پوری ہو سکتی ہیں ⁂

حکومت کا فرض

اصولی طور پر جو فرض اسلام نے حکومت پر عائد کیا ہے وہ یہ ہے۔ کہ رعایا کے فوائد، منافع، اخلاق، تعلیم، معیشت و مسکن وغیرہ کی ذمہ وار ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ الامام راع ومسئول عن رعیتہ کہ تم میں سے ہر ایک شخص گڈریے کی طرح ہے۔ جو ان لوگوں یا ان چیزوں کے متعلق پورا ذمہ وار ہے۔ جو اس کی نگرانی میں ہوں۔ یا جو اس کے سپرد کی گئیں ہوں۔ بادشاہ کے سپرد ایک جماعت کی جاتی ہے جس کی ہر قسم کی ضروریات۔ تعلیم، اخلاق، معیشت، مسکن وغیرہ کا وہ ذمہ وار ہوتا ہے۔ یہاں بادشاہ کو گڈریہ قرار دیا گیا ہے۔ اور گڈریہ کا یہ فرض ہوتا ہے۔ کہ وہ ریوڑ کی رہائش کا انتظام کرے۔ اس کے کھانے پینے کا انتظام کرے۔ اس کی دشمنوں سے حفاظت کا انتظام کرے۔ غرضیکہ گڈریہ اپنے ریوڑ کی ہر لحاظ سے حفاظت و انتظام کرتا ہے۔ اسی طرح حکمران کو گڈریہ قرار دے کر اسباب کی طرف توجہ دلائی۔ کہ اس کا فرض ہے۔ کہ جن لوگوں نے اسے اپنا حاکم تسلیم کیا ہے۔ ان کے لئے ہر قسم کے آرام و آسائش کا انتظام کرے۔ ان کی اخلاقی طور پر تربیت کرے۔ ان کی تعلیمی ترقی میں کوشاں رہے۔ حفظان صحت کا انتظام کرے۔ غرضیکہ ان تمام باتوں کی طرف توجہ دینے کا حکم دیا ہے۔ جو لوگوں کی خبرگیری ان کے آرام اور ان کی ترقی و خوشحالی سے تعلق رکھتی ہیں ⁂

حضرت عمرؓ کی مثال

ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کو لوگوں کے حالات معلوم کرنے کے لئے گشت کر رہے تھے۔ کہ دار الخلافہ مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں صرار نامی میں جا پہنچے۔ وہاں ایک گھر سے بچوں کے رونے کی آواز آ رہی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گھر کی مالکہ سے جب دریافت کیا۔ بچے کیوں رو رہے ہیں۔ تو اس نے کہا۔ انہیں دو تین دن سے فاقہ ہے۔ اور گھر میں کچھ نہیں جو کھانے کے لئے دوں۔ میں نے خالی ہنڈیا چولھے پر چڑھائی ہوئی ہے۔ تاکہ ان کو بہلاؤں۔ اور اسی طرح سلا دوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی وقت واپس آئے اور مال خانہ سے ایک بوری میں آٹا وغیرہ ڈال کر اپنے نوکر سے کہا۔ کہ میری پیٹھ پر اسے لاد دو۔ نوکر نے یہ بوجھ اٹھانا چاہا۔ تو آپ نے فرمایا قیامت کے دن میرا بوجھ کون اٹھائیگا؟ اور خود اٹھا کر وہاں لے گئے۔ اور اس عورت کو دے کر ہدایت کی۔ کہ صبح دار الامارہ میں آنا۔ تمہارے لئے وظیفہ وغیرہ کا انتظام کر دیا جائیگا ⁂

یہ تھی ایک اسلامی حکمران کی شان۔ اور یہ تھا۔ اس فرض کا احساس جو اسلام حکمران میں رعایا کے متعلق پیدا کرنا چاہتا ہے۔

اسلامی حکومت کے فرض کی تفصیل

اسلامی حکمران کے جس فرض کو اصولی طور پر اور اجمال کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ اس کی تفصیل یعنے ہر ایک کام اور ہر ایک پہلو کے متعلق علیحدہ علیحدہ تفصیلی احکام اسلام میں موجود ہیں۔ جن سے یہی واضح ہوتا ہے۔ کہ اسلام نے حکمران کو رعایا کا خادم اس کے حقوق کا نگران نیابتی طور پر مقرر کیا ہے۔ یہ تفصیل انشاءاللہ کسی اور وقت پیش کی جائیگی ⁂ شیخ مبارک احمد مولوی فاضل "جامعہ"

تبلیغی تنظیم ضلع جالندھر

حاجی غلام احمد صاحب نائب مہتمم تبلیغ ضلع اطلاع دیتے ہیں۔ کہ مندرجہ ذیل اصحاب بمشورہ احباب جماعت انسپکٹر تبلیغ مقرر ہوئے۔

(۱) مولوی فضل الدین صاحب انسپکٹر تبلیغ تحصیل جالندھر
(۲) حافظ محمد عبد اللہ صاحب انسپکٹر تبلیغ تحصیل نکودر
(۳) چودھری غلام علی صاحب انسپکٹر تبلیغ تحصیل پھلور

انسپکٹران تبلیغ تحصیل وار اپنی اپنی تحصیل میں تبلیغ کرنے اور کرانے کے ذمہ وار ہوں گے۔ ہر تحصیل کے سکرٹریان تبلیغ اپنے اپنے انسپکٹر تبلیغ تحصیل کے ماتحت ہوں گے۔ ہر حلقہ کا سکرٹری تبلیغ اپنے کام کی رپورٹ ماہوار انسپکٹر تبلیغ کو دیگا۔ اور ہر انسپکٹر تبلیغ اپنے تحصیل کے کام کی رپورٹ نائب مہتمم تبلیغ ضلع کو بھجوانے کا ذمہ

نظارتوں کے اعلانات

کیا فونوگراف باجا بجانا جائز ہے

استفسار

شعر۔ ٹھڈ تمورا سارنگی راگ سنے دل لا
جوں جوں لذت آوندی کافر ہوندا جا

اب دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ فونوگراف باجے بڑے بڑے عالموں کے گھروں میں گونج رہے ہیں۔ آیا یہ جائز ہیں یا ناجائز؟ اگر جائز ہیں تو کس طرح؟ اگر یہ قوالی ناجائز ہے تو کس طرح ناجائز ہے؟

جواب

فونوگراف کی مثال انسانی زبان کی ہے۔ یا یوں سمجھو کہ آلہ نقل ہے۔ اس لئے اس کا اپنا حکم کوئی شریعت میں نہیں ہے۔ بلکہ منقول کے مطابق اس کا حکم ہوگا۔ اگر منقول جھوٹ فحش غیبت۔ اور لغو وغیرہ یا دوسرے محرمات ہیں۔ تو وہ آواز بھی حرام ہوگی۔ اور جھوٹے فحش غیبت اور لغو کا حکم رکھیگی۔ اسی طرح اگر سارنگی باجہ ٹھڈ وغیرہ سنا جائے۔ تو فونوگراف کی آواز کا اس وقت سارنگی اور باجے وغیرہ کا حکم ہوگا۔ اس واسطے فونوگراف کی کسی آواز کا کوئی مستقل حکم نہیں ہے بلکہ منقول منہ کو دیکھیں گے۔ جس قسم کا وہ ہوگا اسی قسم کا حکم اس وقت فونوگراف پر لگا دیں گے۔ مثلاً اگر سارنگی اور باجہ وغیرہ کی آواز ہے۔ تو وہ منع ہوگی۔ اور اگر اس میں قرآن مجید پڑھا جاتا ہے۔ یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اشعار یا کسی کا لیکچر ہے تو وہ جائز ہوگا۔ پس جائز چیز کی نقل جائز ہے اور ناجائز چیز کی نقل ناجائز ہے۔

دستخط	دستخط	دستخط
مولوی محمد اسمٰعیل صاحب	میر محمد اسحٰق صاحب	سید محمد سرور شاہ صاحب

نوٹ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ فتویٰ ابھی نامکمل ہے۔ اور بعض باتیں اس میں ابھی تشریح طلب ہیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

وصیّت میں اضافہ

منشی غلام حسین صاحب ساکنہ گڑیال ضلع گجرات ملازم کوہالہ نے بجائے ۱/۱۰ کے ۱/۹ حصہ وصیت ادا کرنے کا اقرار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس قربانی کو قبول فرمائے۔ (سکرٹری مقبرہ بہشتی)

تبلیغی رپورٹ بابت ماہ جون سنہ ۱۹۳۲ء

صوبہ پنجاب

علاقہ امرتسر۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے ان ایام میں لاہور و امرتسر اور اجنالہ کی جماعتوں میں تبلیغی دورہ کیا۔ ۱۵ لیکچر دیئے۔ ۷۰ معززین کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ ایک صاحب تحصیل اجنالہ سے داخل سلسلہ ہوئے۔

علاقہ سیالکوٹ۔ مولوی محمد صالح صاحب نے ۲۵ دیہات میں تبلیغی دورہ کیا دو صد تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے۔ موضع گالہڑیاں میں ایک جلسہ کیا۔ شادیوں وغیرہ میں جا کر قریباً ایک ہزار معززین کو بذریعہ تقاریر حق پہنچایا۔ بعض معززین نے استخارے کرنے اور غور کرنے کے وعدے کئے۔

علاقہ لائل پور مولوی علی محمد صاحب اجمیری نے محمود آباد خانیوال منٹگمری وغیرہ میں تقریریں کیں۔ دس معززین کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ ۲۲ جون کو اپنے علاقہ کا چارج دے کر ایک سال کی رخصت حاصل کی۔

علاقہ راولپنڈی۔ مولوی عبد الغفور صاحب نے ۱۵ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ پچنڈ میں ایک نئی جماعت قائم ہوئی۔ ۱۲ لیکچر دئے۔ ۱۴ کس داخل سلسلہ ہوئے ۱۵۰ معززین کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔

علاقہ انبالہ۔ مولوی محمد حسین صاحب نے ان ایام میں ۱۶ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ ۱۸ لیکچر دئے۔ ۲ مناظرے کئے۔ مخالفت شدت سے ہے۔ دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

علاقہ جالندھر۔ مہاشہ محمد عمر صاحب نے ۶ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ ۴ تقریریں کیں۔ ۱۵ غیر احمدی معززین کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ جیپا وطنی کے جلسہ پر تقریریں کیں۔

علاقہ ملتان۔ مولوی عبد الاحد صاحب نے شجاع آباد۔ خانیوال۔ محمود آباد۔ میلسی بورے والہ وغیرہ کا دورہ کیا۔ ۸ لیکچر دئے۔ ۲ مناظرے کئے۔ اس عرصہ میں ۹ کس داخل سلسلہ ہوئے۔ ۱۲ اصحاب کے نام الفضل جاری کرایا۔ اور بذریعہ اجلاس بعض مقامات پر تبلیغ کی۔

علاقہ سیالکوٹ۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے عرصہ زیر رپورٹ میں ۲۵ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ بہت سے قریب تقریریں کیں۔ جماعت کی تنظیم پر زور دیا۔ گھٹیالیاں وغیرہ دیہات میں آپ نے سکول کی امداد کے لئے مبلغ ۲۲۶ روپے چندہ جمع کیا۔ کثرت کام سے اعصابی کمزوری ضعف قلب اور کئی عوارض کے باعث آپ کی صحت اس وقت بہت کمزور ہو رہی ہے احباب صحت کے لئے دعا فرمادیں۔

مولوی احمد خان صاحب نسیم نے ۱۰ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ ۹ تقریریں کیں ۲۶ معززین سے ملاقات کر کے تبلیغ کی۔ کئی مقامات پر درس جاری کرایا۔

مولوی محمد طفیل صاحب نے ۹ مقامات کا دورہ کیا ۸ لیکچر دئے۔ ایک صاحب داخل سلسلہ ہوئے۔ بعض جگہ درس جاری کرایا۔

علاقہ دہلی۔ مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور نے کرنال دہلی پانی پت رہتک وغیرہ ۱۵ مقامات کا دورہ کیا ۱۲ لیکچر دئے۔ ۱۵۷ معززین سے ملاقات کی۔ ۱۱ مناظرے ہوئے۔ مولوی علم الدین صاحب شملوی احمدی احباب میں فتنہ پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے اثر کو زائل کرنے کے لئے احمدی احباب یہی کام کر رہے ہیں۔

صوبہ سندھ

مولوی مرید احمد صاحب نے نوابشاہ سندھ و ساگرڈ وغیرہ علاقہ میں تبلیغی دورہ کیا۔ ۱۴ لیکچر دئے۔ ایک مسجد میں وعظ کیا جس میں کافی اجتماع تھا۔ ۲۵ معززین کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ الفضل کا ایک خریدار بنایا۔ مولوی محمد مبارک صاحب نے ۴۰ دیہات کا دورہ کیا۔ ۲۰ لیکچر دئے۔ ۳۰ معزز خاندانوں کو تبلیغ کی۔ ٹریکٹ بھی تقسیم کئے۔ بڈھو کوٹ کے نواح میں ۲۲ دیہات میں دورہ کیا اور بعض انصار اللہ کو بھی اپنے تبلیغی دوروں میں ہمراہ رکھا

صوبہ سرحد

ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔ مولوی چراغ دین صاحب نے فاتک اور ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے نواح کا دورہ کیا۔ ۷ تقریریں کیں۔ ۷۰ معززین کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ ایک مناظرہ کیا اور جلسہ پر سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ ٹریکٹ تقسیم کئے۔

بالاکوٹ۔ حکیم عبد الواحد صاحب نے ۱۰ مقامات نواح مانسہرہ میں تبلیغ کی۔ ۳۸ معززین کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ کتب تقسیم کیں۔ ندائے ایمان تقسیم کیا۔ حالات علاقہ تبلیغ کے لئے ملاقاتوں کی صورت پر موزوں ہیں لہذا اسی طریق پر کام ہو رہا ہے۔

ٹوپی۔ مہتمم تبلیغ صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب کی عرصہ زیر رپورٹ کی کارگذاری درج ذیل ہے۔ ملاقاتیں

۱۰۴ نفوس سے۔ عام تبلیغ ۱۵ مرتبہ۔ خطوط ۴۱ عدد۔ تقاریر سیاسی خطوط ۵۲ عدد۔ بذریعہ دعوت ۵۳ دفعہ اجرائے الفضل ۲ علاج مریضاں ۳۴ اشخاص تقسیم ٹریکٹ ۵۵ عدد۔ ساعی مصالحت مابین اقوام علاقہ ۱۷ مرتبہ سیاسی گفتگوئیں قرآنی روشنی میں ۵۶ مقامات پر۔ ۲۳۶ میل کا سفر کیا۔

صوبہ بنگال

کلکتہ:۔ مولوی ظہور حسین صاحب نے بھاگلپور کا دورہ کیا۔ پورینی میں مناظرہ ہوا۔ شدت مخالفت میں ایک احمدی اور ہمارے مبلغ پر مخالفین نے حملہ کر دیا۔ احمدیوں کو اپنے مکانوں پر بعض دفعہ خود حفاظتی کے طور پر پہرہ رکھنا پڑتا ہے۔ بعض کلبوں وغیرہ کے ذریعے اور ملاقات کی صورت میں تبلیغ جاری ہے۔

مولوی سید سعید احمد صاحب نے ۲۵ انصار اللہ طیار کئے۔ ۳۲۳ افراد کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ ایک شخص داخل سلسلہ ہوئے۔ وصولی چندہ کا کام بھی کیا ایک ہندو مسلمان ہوا۔

مغربی بنگال میں مولوی ظل الرحمٰن صاحب نے برہمن بڑیہ میں ایک زبردست مناظرہ کیا اور ۴ دورے کئے۔ ایک مناظرہ کے نتیجہ میں ۱۲ اصحاب داخل سلسلہ ہوئے۔

بھر تپور میں حکیم محمد یٰسین صاحب اور مولوی عبدالحی صاحب معروف تبلیغ ہیں۔

ڈھاکہ میں بھی مولوی ظل الرحمٰن صاحب نے ۱۰ مقامات کا دورہ کیا۔ ایک مولوی صاحب سے مناظرہ کیا۔ ۲۵ افراد کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی ۱۱ لیکچر دئے۔ ۱۲ اصحاب داخل سلسلہ ہوئے۔

مولوی عزیز الدین احمد صاحب نے ۴ لیکچر دئے۔ ایک مناظرہ کیا۔ اشتہارات شائع کئے۔ ایک صاحب نے بیعت کی۔ دارجلنگ وغیرہ علاقوں کے دورے کئے۔ ۲۳ معززین سے ملاقات کی۔

صوبہ یو۔پی

شاہجہانپور:۔ مولوی غلام احمد صاحب مجاہد شاہجہانپور میں رہ کر کام کرتے رہے۔ ایک نوٹ بک انصار اللہ کے لئے طیار کرتے رہے جماعت میں تربیت کا کام بھی جاری ہے۔

فرخ آباد:۔ مولوی جلال الدین صاحب نے علاقہ مین پوری میں ۳ مناظرے کئے۔ ۴۰ کے قریب معززین کو ملاقات کے ذریعہ تبلیغ کی۔ بعض مریضوں کا علاج کیا

سانڈھن میں عبدالحی صاحب عارف اور افضال احمد صاحب مدرسہ میں پڑھاتے رہے اور علاوہ تعلیمی کام کے تبلیغ بھی کرتے رہے۔ دو اصحاب داخل سلسلہ ہوئے۔ دو صد مریضوں کو دوائی دی گئی۔ ۱۶ معززین سے ملاقات کی۔

حیدر آباد دکن

مبلغ اسلام حیدر آباد دکن نے ایام زیر رپورٹ میں ۴ لیکچر دئے۔ کئی ملاقاتیں کیں۔ تین اصحاب داخل سلسلہ ہوئے۔ درس قرآن جاری کیا گیا۔

سیلون (لنکا) و جنوبی ہند

مولوی عبداللہ صاحب مالاباری اس علاقہ میں معروف تبلیغ ہیں۔ کنڈی۔ کیپالا۔ کساپالہ میں دورہ کیا دو صد ٹریکٹ تقسیم کئے۔ ۶ تقریریں کیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

مہتمم صاحبان تبلیغ کیلئے اعلان

بذریعہ سرکلر ۱۵ مورخہ ... تمام مہتمان تبلیغ اور نائب مہتمان تبلیغ کو اطلاع دی جا چکی ہے۔ کہ وہ اس بات کا انتظام کریں کہ ہر ضلع اور ہر تحصیل میں کچھ ایسے لوگ ٹرینڈ کئے جائیں جو ان کی عدم موجودگی میں تقریریں کر سکیں اور جلسوں میں شریک ہو سکیں مناظرے کر سکیں اور ایسے لوگوں کے نام کی دفتر ہذا میں اطلاع آنی چاہئے یہ سرکلر ۱۹۴۳ء سے جاری کیا جا چکا ہے اس پر پوری پابندی سے عمل کیا جائے۔ اور انصار اللہ کو تبلیغ کے لئے تیار کیا جائے ہر جماعت اپنی اپنی جگہ جلسہ کرا کر انصار اللہ سے مختلف مضامین پر تقریریں کرائے۔ تاکہ ان کو جلسوں میں بولنے کی مشق ہو جائے۔ وہاں وہ اعتراضات کے جوابات کی بھی مشق کر سکیں۔ مبلغین کی سخت قلت ہے۔ جب تک کل انصار اللہ یا ان کا بہت بڑا حصہ ٹرینڈ مبلغ نہ بنیگا تبلیغ کے میدان میں کامیابی مشکل ہے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

حلقہ راولپنڈی کی جماعتوں کو اطلاع

جملہ جماعتہائے احمدیہ حلقہ راولپنڈی (جس میں راولپنڈی۔ کیمل پور۔ میانوالی اور جہلم کے اضلاع شامل ہیں) کی خدمت میں گزارش ہے کہ مرکز سے سرکلر نمبر ۳ کے ذریعہ مبلغین کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ اب کوئی دورہ بجز ناظر کی منظوری کے نہ کیا جائے۔ لہٰذا کوئی جماعت میری خود بخود آمد کی منتظر نہ رہے۔ اگر کوئی جماعت مجھے بلانا چاہے۔ تو اسے چاہیئے کہ وہ براہ راست جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی خدمت میں درخواست کر کے منظوری حاصل کرے اور اگر مجھے بھی خط لکھنا ہو۔ تو کم از کم ضرورت سے ۱۵ دن پیشتر اطلاع دے تاکہ میں مرکز سے منظوری حاصل کر لوں۔

نیز تمام حلقہ کے سکرٹریان تبلیغ۔ و انسپکٹر صاحبان تبلیغ کو یہ بات اچھی طرح نوٹ کر لینی چاہیئے۔ کہ جو خط ان کی خدمت میں میری طرف سے یا میرے کسی نائب مہتمم صاحب کی طرف سے پہنچے۔ اس کا فوراً جواب دیا کریں۔ تاکہ نظام کی روح میں فرق نہ آنے پائے۔

نیز اپنے اپنے حلقہ میں مقررہ نظام کے ماتحت کام کریں۔ اور اس کی باقاعدہ رپورٹ بھیجتے رہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ مجھے یاددہانی کی ضرورت نہ پڑیگی

عبدالغفور مہتمم تبلیغ انجمن احمدیہ مری روڈ۔ راولپنڈی

کشمیر کی بیواؤں اور یتیموں کیلئے چندہ

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ان الصدقۃ تطفیٔ غضب الرب یعنی صدقہ و خیرات ایسی چیز ہے۔ کہ جس سے اللہ تعالیٰ کے غضب کی آگ بجھ جاتی ہے۔ جن ایام میں وبائی امراض زوروں پر ہوں۔ ان میں اگر صدقہ و خیرات دی جائے۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر رحم فرما دیتا ہے۔ پس چاہیئے کہ احباب صدقہ و خیرات کی عادت ڈالیں۔ اور غرباء و مساکین کے لئے کچھ دیا کریں۔ نہ صرف اس سے اللہ تعالیٰ کا غضب دور ہوگا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کا فضل نازل ہوگا۔

سید شجاعت حسین صاحب ضلع غازی پور نے گذشتہ سال بیواؤں اور یتامیٰ اور مساکین کیلئے ایکسو روپیہ ان کے پارچات کیلئے عطا فرمایا تھا۔ اس سال بھی انہوں نے اس غرض کے لئے دو صد روپیہ عنایت فرمایا۔

اس کے علاوہ آپ نے کشمیر کی بیواؤں۔ یتیم بچوں اور مساکین کے لئے ۲۵ روپے کی رقم بھیجی ہے۔ اور اس وقت بھی جبکہ کشمیر کمیٹی کے کام کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ جس کا بار بار اعلان کیا جا رہا ہے۔ آپ کوشش کرتے رہتے ہیں۔ کہ چندہ بھیجیں۔ آپ اس کام کیلئے دوسرے مسلمانوں سے بھی چندہ وصول کرنے کی سعی فرما رہے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزا۔ خدا تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دے۔ کہ وہ اس ضرورت حقہ پر کشمیر کمیٹی کی امداد کر سکیں۔

(فنانشل سکرٹری)

آسمانِ طبابت کے درخشاں ستارے جناب شمس الاطباء کی کتابیں

مخزن حکمت یا گھر کا ڈاکٹر و حکیم

طبع ہفتم مصنفہ جناب شمس الاطباء حکیم ڈاکٹر غلام جیلانی خان صاحب اس کتاب میں ہر مرض کے اسباب ۔ علامات ۔ ماہیت ۔ اقسام ۔ تشخیص و انجام مرض وغیرہ لکھنے کے بعد علاج شافی یونانی و ڈاکٹری اور یورپ و امریکہ کی بہترین پیٹنٹ (Patent) ادویات میں تحریر کیا ہے۔ حجم ہر دو حصہ ۲۳۰۰ صفحات قیمت بلا جلد ہر دو حصص دس روپیہ مجلد گیارہ روپیہ آٹھ آنے (رعایتی قیمت ہر دو حصہ مجلد دس روپے) علاوہ محصولڈاک

میٹریا میڈیکا مع مجربات ڈاکٹری

طبع چہارم اس کتاب میں تقریباً تین ہزار مفرد و مرکب ڈاکٹری ادویات کا بیان ہے۔ نیز یورپ و امریکہ کے نامور ڈاکٹروں کے مختلف امراض کے سات سو مجرب نسخہ جات درج ہیں۔ قیمت جلد اول بلا جلد پانچ روپے چار آنے مجلد چھ روپے جلد دوم بلا جلد ۸؍ مجلد ۸؍

مخزن مرکبات و علم دواسازی

اس کتاب میں تمام جدید مرکبات کے صحیح منتخب مستند نسخہ جات مع ترکیب درج کئے گئے ہیں۔ اور نیز ان کے فوائد خواص و مقدار خوراک اور ترکیب استعمال بھی درج ہیں۔ اور کتاب کے آخر میں ضمیمہ علاج الامراض بھی دیا گیا ہے۔ ضخامت ۴۰۰ صفحات۔ قیمت بلا جلد دو روپے آٹھ آنے مجلد تین روپے

مخزن الجواہر یا طبی و ڈاکٹری لغات

اس کتاب میں تقریباً چودہ ہزار عربی فارسی کی قدیم و جدید طبی اصطلاحات درج ہیں۔ علاوہ ازیں چھ ہزار انگریزی ڈاکٹری اصطلاحات ہیں۔ حجم ۱۱۰۰ صفحات قیمت بلا جلد پانچ روپے بارہ آنے مجلد چھ روپے آٹھ آنے (رعایتی قیمت مجلد ۱۲؍)

ہیلومن اناٹومی و فزیالوجی یا تشریح انسانی و منافع الاعضاء

طبع سوم اس کتاب میں تشریح کے علاوہ اطباء یونانی و ڈاکٹری کے اکثر اختلافی مسائل پر بحث کی گئی ہے۔ حجم ۳۳۲ صفحات قیمت بلا جلد ۲؍ مجلد ۳؍

تاریخ الاطباء

اس میں مشرق و مغرب کے متقدمین و متاخرین مشاہیر الاطباء یعنے ڈاکٹروں حکیموں ویدوں کی زندگی کے حالات اور طبی خدمات و تجربات درج ہیں۔ حجم ۱۰۰ صفحات قیمت بلا جلد للعہ مجلد للعہ (رعایتی قیمت مجلد للعہ)

مخزن العلاج یا طب جیلانی

عنقریب دوبارہ شائع ہونے والی ہے۔ اس میں ہر مرض کی مکمل تشخیص علامات و اسباب مع علاج المفردات و مرکبات و مجربات اور آخر میں اقوال الحذاق درج ہیں۔ قیمت جلد اول بلا جلد ۴؍ مجلد للعہ

ملنے کا پتہ طبی کتب خانہ جناب شمس الاطباء بھاٹی گیٹ لاہور

نوٹ ۔ کتب خانہ کی طرف سے ایک طبی و ڈاکٹری ہومیوپیتھک و ویدک رسالہ کا بہت جلد اجراء ہونے والا ہے جس کا سالانہ چندہ ایک روپیہ ہوگا۔ جو اصحاب پہلے اپنا نام درج رجسٹر کرالیں گے۔ ان سے صرف بارہ آنے لئے جائیں گے۔ نیز جو اصحاب ابتداء سے پہلے مخزن حکمت کل یا میٹریا میڈیکا مکمل خریدیں گے۔ ان کے نام ایک سال کے لئے رسالہ مفت جاری کیا جائیگا۔ جو اصحاب ڈیڑھ صد اعلیٰ درجہ کے حکیموں ڈاکٹروں یا ویدوں کے پتے بھجوائیں گے۔ ان کے نام بھی ایک سال کے لئے رسالہ مفت جاری کیا جائیگا (منیجر)

بعدالت جناب سردار کرتار سنگھ صاحب بی ۔ اے ۔ ایل ایل بی

سینئر سب جج صاحب بہادر ضلع لائلپور

مقدمہ دیوانی ۱۸۶؍ بابت سال ۱۹۳۲ء

بمقدمہ (۱) فرم بہادر چند پوکھر داس واقعہ چک نمبر ۵۰۷ گ ۔ ب تحصیل سمندری بہادر چند ولد پوکھر داس ذات اروڑہ (۲) فرم جواہر مل گوراندتہ واقعہ منڈی شیخ موسیٰ جواہر مل ولد دیوان چند ذات اروڑہ حصہ دار فرم مذکور سائلان قرضخواہان

بنام

(۱) راجو (۲) اللہ دتہ پسران بخش ساکنان چک نمبر ۵۰۹ گ ۔ ب تحصیل سمندری ۔ داخلی چک ۵۰۹ گ ۔ ب تحصیل سمندری ضلع لائلپور مقروض مسئول علیہم

درخواست بابت قرار دئے جانے دیوالیہ

مقدمہ مندرجہ بالا میں سائل قرضخواہان نے درخواست برائے قرار دیئے جانے دیوالیہ عدالت ہذا میں دی ہوئی ہے جس کی سماعت کے لئے تاریخ ۶؍ ۱۱؍ ۳۲ء مقرر ہوئی ہے لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی کو کوئی عذر ہو تو عدالت ہذا میں تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر پیش کرے۔

آج بتاریخ ۱۴؍ ۷؍ ۳۲ء بثبت مہر عدالت اور دستخط ہمارے جاری کیا گیا

بعدالت جناب سردار کرتار سنگھ صاحب بی ۔ اے ۔ ایل ایل بی

سینئر سب جج صاحب بہادر ضلع لائلپور

مقدمہ دیوانی ۱۹۵؍ بابت سال ۱۹۳۲ء

بمقدمہ فرم جوالا سنگھ سوکھا سنگھ چک نمبر ۵۰۹ گ ۔ ب تحصیل سمندری ۔ بذریعہ ... سائل قرضخواہ

بنام

لال الدین و جلال دین ... قوم جٹ ساکنہ چک ۵۰۸ گ ۔ ب تحصیل سمندری مقروض

درخواست بابت قرار دئے جانے دیوالیہ مسئول

مقدمہ مندرجہ بالا میں قرضخواہان سائلان نے درخواست برائے قرار دئے جانے دیوالیہ عدالت ہذا میں دی ہوئی ہے جس کی سماعت کے لئے تاریخ ۱۱؍ ۳۲ء مقرر ہوئی ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی کو کوئی عذر ہو تو عدالت ہذا میں تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر پیش کرے۔

آج بتاریخ ۱۸ جولائی ۱۹۳۲ء بثبت مہر عدالت اور دستخط ہمارے جاری کیا گیا

اپنے باغ میں اودھ کے آم لگا کر زمین کی پیداوار بڑھائیں

آم سپیدہ فی قلم عہ کیوڑہ عہ لنگڑا عہ دسہری عہ ثمر بہشت عہ کچری عہ خاص ... گلاب خاص ... فہرست مفت　　نذیر برادرس ملیح آباد

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

مفتی ضیاءالدین صاحب آف پونچھ جنہیں کچھ عرصہ سے جموں میں نظر بند کیا گیا تھا۔ ۲۷ جولائی کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جموں نے آپ سے نظر بندی کے قیود اٹھا دئے۔ معلوم ہوا ہے آپ سری نگر روانہ ہو گئے ہیں۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سری نگر نے میر واعظ مولوی یوسف شاہ صاحب کو ایک نوٹس دیا ہے۔ جس میں ان کو ہر اس مسجد میں وعظ کرنے سے منع کیا گیا ہے جہاں اہل محلہ ان کے ہم خیال نہ ہوں یہ ممانعت مولوی صاحب کی اشتعال انگیز تقریروں اور ان کے متبعین کی شرارتوں کی بنا پر کی گئی ہے۔

کپتان کولڈسٹریم سول سرجن پشاور کے قاتل عبدالرشید کو ۲۸ جولائی کو سشن جج پشاور نے سزائے موت کا حکم سنا دیا۔ تمام مسلمان اسیسروں نے جن کی تعداد پانچ تھی۔ بالاتفاق ملزم کو مجرم قرار دیا۔ اور اس امر کی تصریح کی۔ کہ قتل کا منصوبہ پہلے سے کیا گیا تھا اور اشتعال کی کوئی وجہ نہیں تھی۔

مولانا سید حبیب نے اختر علی بن ظفر علی کو اس کے نوٹس کے جواب میں لکھا ہے بے شک آپ سیاست کے خلاف قانونی چارہ جوئی کریں۔ لیکن صداقت آپ کے خلاف ہے اور آپ عدالت میں جا کر خواہ مخواہ رسوا ہوں گے۔

مسٹر ایلیسن ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ پولیس کومیلا (بنگال) ۲۹ جولائی کو دفتر سے سائیکل پر اپنے بنگلہ کو واپس آ رہے تھے کہ ان پر کسی شخص نے متواتر فائر کئے جس سے انکو کافی زخم آئے۔ حالت نازک ہے۔ ایک شخص گرفتار کر لیا گیا۔

لیجسلیٹو اسمبلی کے آئندہ اجلاس کے متعلق اگرچہ ابھی تک سرکاری پروگرام کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ لیکن شملہ سے ۲۹ جولائی کی اطلاع ہے کہ اغلباً آئندہ اجلاس میں نصف درجن کے قریب بل پیش کئے جائیں گے۔ ان میں سے بعض مزید انکم ٹیکس امینڈمنٹ بل بھی ہوں گے ان کے رو سے اس روپیہ پر بھی انکم ٹیکس عائد ہو سکیگا جو ممالک غیر سے آئیگا اس امر کی بھی سعی کی جائیگی کہ عارضی باشندگان بھی انکم ٹیکس سے نہ بچنے پائیں اور کہ متوفی اشخاص کی جائداد پر بھی انکم ٹیکس عائد کیا جائیگا۔

آل انڈیا مسلم فیڈریشن کی کونسل کا اجلاس ۲۹ جولائی کو بمبئی میں منعقد ہوا۔ مسٹر اے ایچ غزنوی مندوب گول میز کانفرنس نے سکھوں کی دھمکیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ مسلمان مر نہیں گئے۔ اگر سکھ ہمیں خانہ جنگی کی دھمکی دیتے ہیں تو ہم بھی نتائج کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ مسلم اخبارات نے بھی دلیرانہ طور پر انہی خیالات کا اظہار کیا ہے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ گورداسپور کا ایک اجلاس ڈپٹی کمشنر کی زیر صدارت ۲۸ جولائی کو منعقد ہوا اور فیصلہ کیا گیا کہ ۵۵ یا اس سے زائد عمر کے ملازموں کو ملازمت سے ریٹائرڈ کر دیا جائے۔

سر مالیکم ہیلی گورنر سی پی نے ۲۹ جولائی سے چار ماہ کی رخصت لی ہے اور انگلستان جانے کے لئے بمبئی روانہ ہو گئے ہیں۔ سر آرتھر نیلسن قائم مقام گورنر مقرر ہوئے ہیں۔

برطانوی گورنمنٹ اور ریاستوں کے تعلقات کی تعدیس کے متعلق بٹلر کمیٹی کے رولنگ کو مدنظر رکھتے ہوئے نظام حیدرآباد کی گورنمنٹ نے مطالبہ کیا ہے کہ ان کے ساتھ ایسٹ انڈیا کمپنی نے جو معاہدہ کیا تھا اس کی تمام شرائط کو پورا کیا جائے۔ کیونکہ فیڈریشن میں شامل ہونے سے پہلے تمام پیچیدہ معاملات کا تصفیہ ہو جانا چاہئے۔

احمد آباد سے ۲۷ جولائی کی خبر ہے کہ مالیہ ادا نہ کرنے کے جرم میں گورنمنٹ نے جمبوسار تعلقہ کی تقریباً ۷۰۳ ایکڑ زمین ضبط کر لی ہے۔ اور ایک سال کے عرصہ کے لئے کاشت کے واسطے کرایہ پر دے دی ہے۔

کلکتہ گزٹ میں اعلان شائع ہوا ہے کہ گورنر بنگال بااجلاس کونسل نے ان پولیس والوں کو جو زنانہ ہندوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جائیں اختیار دیا ہے کہ وہ حکم عدولی یا لاپرواہی کی صورت میں ان سے کسی زبانی یا تحریری حکم کی تعمیل کرانے کے لئے ہر ایک طریق جو مناسب خیال کریں اختیار کر سکتے ہیں۔

کلکتہ سے ۲۹ جولائی کی خبر ہے۔ کہ آسام کے ایک مقام مان گلاڈی سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں ہاتھیوں کا ایک گلہ گاؤں کے قریب آ گیا۔ ایک شخص کھیت میں رکھوالی کر رہا تھا۔ اسے کچل کر رکھ دیا۔ پولیس بندوقوں کے ساتھ ہاتھیوں کو بھگانے کے لئے گئی۔ لیکن ہاتھی ان میں سے ایک سپاہی کو اٹھا کر لے گئے۔ بعد میں اس کی نعش جنگل میں پڑی ہوئی ملی۔ اس کے بعد یہ جنگلی عفریت ایک سکول کی عمارت کے پاس پہنچے۔ اور اسے نصف کے قریب منہدم کر دیا۔ اور دو آدمیوں کو بری طرح زخمی کیا۔

مسٹر ڈومر صدر جمہوریہ فرانس کے قاتل ڈاکٹر گورگلف کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا گیا ہے۔ ماہرین امراض دماغی نے اس امر کا فیصلہ کر دیا ہے کہ قاتل نے یہ ہولناک فعل اپنے قصد اور ارادہ سے کیا ہے اس لئے اسے سزائے موت کا حکم سنا دیا گیا۔

شملہ سے ۲۸ جولائی کی خبر ہے کہ معلوم ہوا ہے۔ سر فرینک نوائس کو اسمبلی میں بلا لیا جائیگا۔ اور ان کی جگہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو گورنمنٹ آف انڈیا کی طرف سے کونسل آف سٹیٹ کا ممبر نامزد کیا جائیگا۔

چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ بمبئی نے مسٹر اسٹر کو "فری پریس بلیٹن" کے طابع و ناشر ہونے کی حیثیت سے ۲۹ جولائی کو پانچ ہزار روپیہ ضمانت داخل کرنے کا حکم دیا اسی طرح "فری پریس جرنل" کے طابع و ناشر ہونے کی بنا پر پانچ ہزار کی ایک اور ضمانت طلب کی گئی۔

کوئٹہ سے ۳۰ جولائی کی خبر ہے کہ تخفیف کے سلسلہ میں ہزارہ پائنیر رجمنٹ عنقریب توڑ دی جائیگی۔

گجرات میں ۲۹ جولائی کو مقامی ڈاکخانہ کے ایک پوسٹ مین کے نام جہلم سے پارسل آیا۔ پوسٹ مین اپنی ڈیوٹی ختم کر کے گھر کی طرف جا رہا تھا کہ اس نے راستہ میں آنریری مجسٹریٹ کی عدالت کے برآمدہ میں بیٹھ کر اسے کھولنا شروع کیا۔ جونہی پارسل کے تاگے کو توڑا۔ ایک دھماکا ہوا۔ اور چاروں طرف دھواں ہی دھواں پھیل گیا خوش قسمتی سے اس بم کے پھٹنے کی وجہ سے کوئی نقصان نہیں ہوا۔

ملتان میونسپلٹی میں ۲۶ جولائی کو اگزیکٹو افسر کی اس تجویز پر بحث ہوئی کہ شہر کی حالت بہتر بنانے کے لئے واٹر اور ہاؤس ٹیکس لگایا جائے۔ آرا لئے جانے پر یہ تجویز گر گئی۔

کومیلا کے پولیس افسر پر قاتلانہ حملہ ہونے کی وجہ سے ڈھاکہ کی پولیس تمام ان مسافروں کی جو باہر سے ڈھاکہ جاتے ہیں ریلوے سٹیشن پر تلاشی لے رہی ہے۔ اور جو لوگ جہاز کے ذریعہ آتے ہیں ان کی بھی تلاشی لی جاتی ہے۔

بنگلور سے ۳۰ جولائی کی خبر ہے کہ نیلور میں ایک ہندو یوگی کو ڈسٹرکٹ جج کے سامنے ایک صندوق میں بند کر کے زمین میں دفن کر دیا گیا اور اوپر سے مٹی ڈال دی گئی۔ چار گھنٹے کے بعد جب اسے نکالا گیا۔ تو وہ اصلی حالت میں زندہ تھا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاءالاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی